سسٹر جینن گونز نے "ستارۂ قائداعظم" حاصل کیا۔

سسٹر جینن گونز، میری ایڈے لیڈ مرکزِ جذام کراچی سے منسلک ہیں۔ انہوں نے اس مرکز میں ڈاکٹر رتھ ناؤ کے قریب رہ کر کام کیا اور اب میری ایڈے لیڈ مرکز جذام کی نگران ہیں۔ اُنہوں نے منگھوپیر (کراچی) میں مریض خواتین کے لیے ایک اسکول اور کشیدہ کاری مرکز بھی بنایا ہے۔

نرسنگ کے شعبے میں اُن کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اسلامی جمہوریہ پاکستان نے انہیں "ستارۂ قائداعظم" کا اعزاز عطا کیا ہے۔

"مردم شماری" کی اہمیت

پاکستان کی قومی اسمبلی میں عیسائی اقلیت کے لیے چار نشستیں مخصوص ہیں۔ موجودہ قومی اسمبلی میں مسیحی نمائندوں میں سے تین حزبِ اقتدار کے بنچوں پر بیٹھتے ہیں اور ایک حزب اختلاف کی صف میں شامل ہے۔ پندرہ روزہ شاداب (لاہور) بابت 31 اگست 1991ء میں گیبرئیل فرانسس ایڈووکیٹ کی جانب سے "مسیحی اراکینِ قومی اسمبلی کے نام" مراسلہ شائع ہوا ہے۔ وہ ارکانِ اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

> آپ کی موجودہ کارکردگی سے مسیحی عوام بالعموم مایوس ہیں۔ خاص کر "شریعت بل" کے حوالے سے آپ کے کردار کی وجہ سے ہمیں اس بات کا شدت سے احساس ہوا ہے کہ آپ کی بے شمار مشکلات ہیں۔ آپ دل سے بہت کچھ کرنے کے خواہاں ہیں لیکن "دیدنی و نادیدنی" مشکلات آپ کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہیں۔ ان نامساعد حالات کے باوجود بھی آپ کا یہ فرض منصبی ہے کہ آپ مقدور بھر کوشش جاری رکھیں۔

اس تمہید کے بعد مراسلہ نگار نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسیحی برادری بحیثیتِ قوم عملاً محض "عضو معطل" بنا کر رکھ دی گئی ہے۔ آخر میں ارکانِ اسمبلی کی توجہ انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کے عمل اور دسمبر 1991ء میں ہونے والی مردم شماری کی جانب مبذول کرائی گئی ہے۔ مردم شماری کی اہمیت واضح کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ

> مردم شماری کا معاملہ مسیحی قوم کے لیے انتہائی اہم ہے اور اگر اس وقت ہم

نے کوئی عملی قدم نہ اٹھایا تو اس کے خطرناک نتائج قوم پر ظاہر ہوں گے۔ مردم شماری کے عمل کی نگرانی کے لیے حکومت نے پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کمیٹی میں ضرور نمائندگی حاصل کریں کیونکہ یہ آپ کا حق ہے۔ یاد رکھیں اس کے بعد مردم شماری آئندہ صدی میں ہوگی۔

مردم شماری سے حاصل ہونے والے اعداد و شمار کی بنیاد پر مسیحی قوم کو آنے والے وقت میں سیاسی، معاشی اور سماجی حقوق کے حصول کے لیے جدوجہد کرنا ہوگی لہٰذا مردم شماری مسیحی قوم کی ترقی میں سنگِ میل ثابت ہوگی۔ (پندرہ روزہ شاداب، لاہور - 31 اگست 1991ء، ص 11)

"شریعت ایکٹ" مسیحی مذاکروں کا موضوع بنا ہوا ہے۔

شریعت بل قومی اسمبلی میں پیش کیے جانے کے ساتھ ہی ملکی سطح پر بحث و مباحثہ کا موضوع بن گیا تھا اور آج جب یہ بل قانون سازی کے تمام مراحل طے کر کے شریعت ایکٹ کی صورت میں نافذ العمل ہے۔ اس کے اثرات پر غور و فکر جاری ہے۔ مختلف مسیحی تنظیموں کی جانب سے مذاکرے اور تقریبات ہو رہی ہیں۔ ملتان میں ینگ کرسچن سٹوڈنٹس کی مقامی شاخ نے دوسری تنظیموں کے تعاون سے ایک سیمینار کا اہتمام کیا۔ اسی طرح مظفر گڑھ کے مسیحی نوجوانوں نے شریعت ایکٹ کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے ایک تقریب منعقد کی۔

پچھلے دنوں سی ایم ایس اوور سیز مطالعاتی کیمپ لندن کے زیر اہتمام برطانوی کالجوں میں زیرِ تعلیم بارہ طلبہ و طالبات پر مشتمل ایک گروپ پاکستان آیا۔ اس گروپ کو پاکستان کی سماجی، سیاسی اور مذہبی صورتِ حال سے آگاہ کرنے کے لیے "ریورنڈ سیموئیل رابرٹ عزرایاہ، بشپ آف رائے ونڈ کی قیادت میں پانچ مذاکروں کا اہتمام کیا گیا۔ 12 اگست کے سیمینار کا موضوع "شریعت ایکٹ" تھا۔

30 اگست 1991ء کو نواب شاہ کے کرسچن یوتھ گروپ نے "شریعت بل اور اقلیتوں پر اس کے اثرات" کے عنوان سے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں مسیحی مقررین کے ساتھ ہندو برادری کے مقامی رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔